روزنامہ

C.P.L 29-FD

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 28 مارچ 2006ء 27 صفر 1427 ہجری 28 امان 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 67

خلافت اور مشورہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

لا خلافۃ الا عن مشورۃ

خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے کے بغیر درست نہیں۔ نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشورہ ہے۔

(کنزالعمال کتاب الخلافت جلد5 ص648 حدیث نمبر 14136)

نمائندگان مجلس مشاورت، عہدیداران اور ممبران جماعت کو پُرحکمت اور زریں نصائح

شوریٰ کا ادارہ نظام جماعت اور نظام خلافت کے کاموں میں مدد کیلئے انتہائی اہم ادارہ ہے

خلیفہ وقت کی منظوری کے بعد شوریٰ کے فیصلوں پر عملدرآمد کی نگرانی کرنا نمائندگان شوریٰ کا فرض ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مارچ 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح مورڈن لندن میں 24 مارچ 2006ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نمائندگان مجلس شوریٰ، عہدیداران اور ممبران جماعت کو شوریٰ کے حوالے سے پرحکمت اور زریں نصائح فرمائیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ بھی حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست تمام دنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 160 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کیلئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تو تندخو اور سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کیلئے بخشش کی دعا کر اور ہر اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تو کوئی فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج پاکستان میں وہاں کی مجلس شوریٰ ہو رہی ہے اور انہی دنوں بعض دوسرے ملکوں میں بھی سالانہ مجلس مشاورت منعقد ہو رہی ہوتی ہے۔ اس لئے شوریٰ اور عہدیداران کے حوالہ سے چند باتیں کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ شوریٰ کا ادارہ نظام جماعت اور نظام خلافت کے کاموں کی مدد کیلئے انتہائی اہم ادارہ ہے خلیفہ وقت کو حکم ہے کہ اہم کاموں میں مشورہ لے۔ نرم دل ہو اور دعا کرنے والا ہو۔ دوسری طرف جن سے مشورہ مانگا جائے انہیں حکم ہے کہ تقویٰ اور نیک نیتی کے ساتھ مشورہ دیں۔ نظام خلافت کے بعد نظام شوریٰ کا ایک تقدس ہے اس لئے ممبران جماعت کا فرض ہے کہ مرکزی شوریٰ کے لئے اپنے ایسے نمائندوں کا انتخاب کریں جو عبادت گزار اور متقی ہوں۔ اگرچہ اللہ اور اس کا رسول مشورہ سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مشورہ کو رحمت قرار دیا ہے۔ اگر مشورہ دینے والے مہارت رکھنے کے ساتھ نیک ہوں اور تقویٰ پر قائم ہوں تبھی ایسے مشورے ملیں گے جو بابرکت اور باعث رحمت ہوں گے اور ان کے بہترین نتائج برآمد ہوں گے۔ اس لئے ممبران جماعت پر یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کرتے وقت اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ایسے افراد کو نمائندہ چنیں جو سمجھ بوجھ رکھنے والے اہل علم اور عبادت گزار بھی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شوریٰ کی نمائندگی صرف تین دن کیلئے نہیں بلکہ ایک سال کی ہوتی ہے اس لئے بعض کام نمائندگان شوریٰ کے ذمہ مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں جو انہیں عہدیداران کے معاون کی حیثیت سے کرنے ہوتے ہیں۔ اس نمائندگی کو معمولی نہ سمجھیں یہ بات یاد رکھیں کہ جب مجلس شوریٰ کسی رائے پر پہنچ جاتی ہے۔ اور خلیفۂ وقت سے اس کی منظوری مل جاتی ہے تو نمائندگان کا فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں کہ اس پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ شوریٰ کے ہر نمائندہ کو اپنے علاقہ میں شوریٰ کے فیصلوں پر عمل درآمد کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر کسی فیصلہ پر عمل نہیں ہو رہا تو مجلس عاملہ کو توجہ دلائیں اور مجلس عاملہ اس کا جائزہ لے۔ اگر باوجود توجہ دلانے کے عہدیداران یا مجلس عاملہ شوریٰ کے فیصلوں پر عمل کروانے کی کوشش نہیں کرتی تو پھر خلیفہ وقت کو اطلاع دیں۔ یہ امانت کی ادائیگی کا تقاضا ہے اس معاملہ میں جہاں بھی کوئی سستی یا غلط بات دیکھیں تو توجہ دلانا آپ کا فرض ہے یہ ایک مسلسل عمل ہے جس سے جماعت کی ترقی کی رفتار تیز ہوتی ہے۔

شوریٰ کے قواعد کے مطابق کوئی تجویز دوبارہ تین سال سے پہلے مجلس شوریٰ میں پیش نہیں ہو سکتی حضور نے فرمایا کہ اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ سال دو سال پہلے کے شوریٰ کے فیصلہ پر کیوں عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔ اگر 70-80 فیصد جماعتوں میں شوریٰ کے فیصلوں پر عمل نہیں ہو رہا تو لمحہ فکریہ ہے اس کیلئے ایسا طریق وضع کرنا ہوگا کہ شوریٰ کے تمام فیصلوں پر عمل ہو رہا ہو۔ مجلس شوریٰ کے نمائندگان اور عہدیداران یاد رکھیں کہ آپ جماعت کا بہترین حصہ ہیں اس لئے آپ کا حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا معیار اونچا ہونا چاہئے۔ سب سے مقدم عبادت ہے۔ سب عہدیدار باجماعت نماز ادا کرنے والے ہوں اور خلیفہ وقت کی اطاعت کرنے کا معیار بھی بلند ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ نمائندگان شوریٰ اور عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کے احساس کو اجاگر کریں اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ کی راہوں پر چلائے۔ ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق دے اور جس کو خدمت دین کا موقع مل رہا ہے وہ خلیفہ وقت کا بازو بن کر خدمت کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کے وقت میں تبدیلی

انگلستان میں وقت کی تبدیلی کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ مورخہ 31 مارچ 2006ء سے ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق شام 5:00 بجے ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گا۔ احباب نوٹ فرما لیں اور زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

بیوت الحمد منصوبہ آپ کی اعانت کا منتظر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور مبارک کی ایک نہایت اہم تحریک، بیوت الحمد منصوبہ ہے۔ جس کے تحت جماعت احمدیہ میں غریبوں، بیواؤں اور امداد کے مستحق افراد و خواتین کے لئے ضرورت کے مطابق بیوت الحمد کے نام سے ایک رہائشی کالونی بنائی گئی ہے۔ اس کالونی میں ایک صد گھر تعمیر کئے گئے ہیں اور اس طرح کالونی میں ایک سو خاندان رہائش پذیر ہیں کالونی کے علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں میں 652 مستحق خاندانوں کیلئے ان کی ملکیتی زمین پر گھروں کی تعمیر اور توسیع کرائی جا چکی ہے۔

یہ تمام امور اس بابرکت تحریک میں دل کھول کر مالی قربانی پیش کرنے کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کی وجہ سے زیادہ اعانت کی ضرورت ہے۔ احباب کرام مالی قربانی میں ایک مکان تعمیر کرنے کے مکمل اخراجات یا حسب استطاعت اعانت پیش فرما سکتے ہیں۔ جو مقامی جماعت کے انتظام کے تحت بھجوائیں یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال و نفوس میں بہت برکت عطا فرمائے۔ آمین (صدر بیوت الحمد منصوبہ۔ ربوہ)

یتامیٰ کی خبرگیری

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔
یتامیٰ کی خبرگیری قومی طور پر کسی جماعت میں پائی جائے تو وہ جماعت کبھی مٹ نہیں سکتی۔
(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ: 567)

خطبہ جمعہ

وقف جدید کے اُنچاسویں سال کا اعلان

مالی قربانی اصلاح نفس اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے

نومبائعین کو بھی مالی نظام کا حصہ بنائیں۔ یہ اگلی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے بڑا ضروری ہے

اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر بیت میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اب اس کے لئے بہر حال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی، اپنے بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ ان کو اس کام کے لئے وقف کریں اور سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔

وقف جدید کے گزشتہ مالی سال میں 21 لاکھ 42 ہزار پاؤنڈز سے زائد کی وصولی ہوئی اور شامل ہونے والوں کی تعداد 4 لاکھ 66 ہزار رہی۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ اول، پاکستان دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ 6 جنوری 2006ء (6 صلح 1385 ہجری شمسی) قادیان دارالامان

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الصّف کی آیات 12-11 تلاوت کیں اور فرمایا ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا مَیں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی۔ تم جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے رستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

آج کے خطبے میں سب سے پہلے تو مَیں عالمگیر جماعت احمدیہ کو، جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ گزشتہ خطبے میں مَیں نے توجہ دلائی تھی کہ ہر احمدی شکر کے مضمون کو دل میں رکھتے ہوئے آئندہ سال میں داخل ہوتا کہ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو بے شمار نظارے ہم نے دیکھے ان میں اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اضافہ فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نیا سال ہمارے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مبارک فرمائے۔ انسان کی تو سوچ بھی اُن انعاموں اور فضلوں اور احسانوں تک نہیں پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی جماعت پر فرما رہا ہے۔ لیکن ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے اس کے آگے جھکے، اس کے حکموں پر عمل کرے اور ان حکموں پر عمل کرنے کی انتہائی کوشش کرے، حتی الوسع جس حد تک جس جس کی استعدادیں ہیں اس کو عمل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے تاکہ یہ برکتیں اور انعامات ہمیشہ جاری رہیں۔ اگر ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنے رہے، اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے نیکیاں بجالاتے رہے، اپنے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے رہے تو پھر یہ وعدہ بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک سال یا دو سال یا تین سال کی بات نہیں ہے بلکہ ان باتوں کی طرف توجہ اور ان امور کی انجام دہی کے بعد پھر تم ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کے مقرب بن جاؤ گے۔ ہر سال تمہارے لئے برکتیں لے کر آئے گا اور ہر گزشتہ سال تمہارے لئے برکتوں سے بھری جھولیاں چھوڑ کر جائے گا۔ اور پھر یہ اعمال جو ہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان نعمتوں کا وارث بنائیں گے۔

ہر سال جنوری کے پہلے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے مالی قربانی کے بارے مَیں مختصراً کچھ بتاؤں گا اور پھر گزشتہ سال تحریک وقف جدید کے ذریعے ہونے والی مالی قربانیوں کا ذکر ہو گا اور نئے مالی سال کا اعلان بھی۔

مالی قربانی اصلاح نفس اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا کئی جگہ ذکر فرمایا ہے، مختلف پیرایوں میں اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ پس جماعت احمدیہ میں جو مختلف مالی قربانی کی تحریکات ہوتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور دلوں کو پاک کرنے کی کڑیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں خرچ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ...... (الحدید: 11) اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ پس اپنی زندگیوں کو سنوارنے کے لئے مالی قربانیوں میں حصہ لینا انتہائی ضروری ہے بلکہ یہ بھی تنبیہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ جیسے کہ فرماتا ہے۔...... (البقرۃ۔ 196)۔ اور اللہ کے راستے میں مال خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ پس جیسا کہ میں نے کہا یہ مالی تحریکات جو جماعت میں ہوتی ہیں، یا لازمی چندوں کی طرف جو توجہ دلائی جاتی ہے یہ سب خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہیں۔ پس ہر احمدی کو

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

اگر وہ اپنے آپ کو حقیقت میں حضرت مسیح موعود کی جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے اور کرنا چاہتا ہے، اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین کی ایک بہت بڑی جماعت اس قربانی میں حصہ لیتی ہے لیکن ابھی بھی ہر جگہ بہت زیادہ گنجائش موجود ہے۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی حکم فرمایا ہے کہ اگر آخرت کے عذاب سے بچنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں کے وارث بننا ہے تو مال و جان کی قربانی کرو۔ اس زمانے میں .... مالی قربانیوں کا جہاد ہی ہے جس کو کرنے سے تم اپنے نفس کا بھی اور اپنی جانوں کا بھی جہاد کر رہے ہوتے ہو۔ یہ زمانہ جو مادیت سے پُر زمانہ ہے ہر قدم پر روپے پیسے کا لالچ کھڑا ہے۔ ہر کوئی اس فکر میں ہے کس طرح روپیہ پیسہ کمائے چاہے غلط طریقے بھی استعمال کرنے پڑیں کئے جائیں۔

پھر کمپنیاں ہیں اور مختلف قسم کے تجارتی ادارے ہیں۔ باتوں سے اشتہاروں سے ایسی دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح مال بکے اور زیادہ سے زیادہ منافع کما لیا جائے۔ ان اشتہاروں وغیرہ پر بھی لاکھوں خرچ ہوتے ہیں۔ بچوں تک کو مختلف چیزوں کی طرف راغب کرنے کے لئے، توجہ پیدا کرنے کے لئے ایسے اشتہار دیئے جاتے ہیں۔ ٹی وی وغیرہ پر ایسے اشتہار آتے ہیں، کوشش کی جاتی ہے کہ ماں باپ کو جن کو توفیق ہو بچے مجبور کریں کہ ان کو وہ چیز لے کر دی جائے۔ اور جن میں توفیق نہیں ان میں پھر بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اس بے چینی کی وجہ یہی ہے کہ ہر ایک مادیت کی طرف جھک رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی طرف توجہ کم ہے اور امیر ملکوں میں، مغربی ممالک میں یہ بہت زیادہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تجارتیں، یہ خرید و فروخت تمہیں کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے بہترین تجارت یہ ہے کہ اس کی راہ میں مالی قربانی کرو۔ اور اس زمانے میں کیونکہ نئی نئی ایجادیں بھی ہوگئی ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا ہے اور دنیا ایک ہو جانے کی وجہ سے ترجیحات بھی بدل گئی ہیں تو جہاں جہاں بھی یہ مالی قربانی ہو رہی ہے یہ ایک جہاد ہے۔ اسی طرح ہمارے ملکوں میں ایک کثیر تعداد ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ افراد جماعت عموماً یا تو مالی لحاظ سے کمزور ہیں یا اوسط درجہ کے ہیں۔ تو جب بھی ہم میں سے، جماعت کا کوئی فرد مالی قربانی کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کا اپنی جان کا بھی جہاد کر رہا ہوتا ہے۔ بعض اوقات اپنے بچوں کی ضروریات کو بھی پس پشت ڈال کر قربانی کر رہا ہوتا ہے۔ اس کی کئی مثالیں حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی روایات میں آتی ہیں اور آج کل بھی موجود ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کرنے کی یہ مثالیں سوائے جماعت احمدیہ کے اور کہیں نہیں ملیں گی۔

حضرت مسیح موعود کے زمانے کی بات ہے قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے ایک روایت کی ہے کہ وزیر آباد کے شیخ خاندان کا ایک نوجوان فوت ہو گیا۔ اس کے والد نے اس کے کفن دفن کے لئے 200 روپے رکھے ہوئے تھے حضرت مسیح موعود نے لنگر خانے کے اخراجات کے لئے تحریک فرمائی۔ ان کو بھی خط گیا تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کو رقم بھجوانے کے بعد لکھا کہ میرا نوجوان لڑکا طاعون سے فوت ہوا ہے میں نے اس کی تجہیز و تدفین کے واسطے مبلغ دوسو روپے تجویز کئے تھے جو ارسال خدمت کرتا ہوں اور لڑکے کو اس کے لباس میں دفن کرتا ہوں۔

(قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی قاضی خیل۔ رسالہ ظہور احمد موعود صفحہ 70-71 مطبوعہ 30/جنوری 1955ء)

یہ ہے وہ اخلاص جو حضرت مسیح موعود کے مریدوں نے دکھایا۔ وہ ہر وقت اس سوچ میں رہتے تھے، اس انتظار میں رہتے تھے کہ کب کوئی مالی تحریک ہو اور ہم قربانیاں دیں۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں یہ نظارے نظر آتے ہیں۔ اس زمانے میں مادیت پہلے سے بھی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود کی قوت قدسی کا تو براہ راست اثر آپ کے (۔) پر پڑتا تھا۔ آج زمانہ اتنا دور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود سے وعدے کئے ہیں اس کے نظارے ہمیں دکھا رہا ہے۔ کئی احمدی نوجوان ایسے ہیں جو اپنی خواہشات کو مارتے ہوئے اپنی جمع پونجی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔

گزشتہ سال کی بات ہے پاکستان کی جماعتوں کے لئے جو ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا سال کے آخر میں اس کا پورا ہونے کا وقت آیا تو اس بارے میں مجھے صدر لجنہ لاہور نے ایک رپورٹ دی۔ انہوں نے بھی اپنی لجنہ کو تحریک کی تو اس وقت ایک بچی نے اپنی جہیز کی رقم میں سے بہت بڑی رقم ادا کر دی اور پرواہ نہیں کی کہ جہیز اچھا بنتا ہے کہ نہیں بنتا یا بنتا بھی ہے کہ نہیں۔ اور وہ بچی اس جلسے پہ قادیان بھی آئی تھی اور مجھے ملی۔ تو ایسے لوگ اس زمانے میں بھی ہیں جو اپنے مال اور نفس کا جہاد خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کی بھی شادی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے، بابرکت فرمائے اور اس قربانی کے بدلے میں اسے اتنا دے کہ اس سے سنبھالا نہ جائے اور پھر اس میں برکت کے لئے پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی طرف راغب ہو اور اللہ تعالیٰ ایسے بے شمار قربانیاں کرنے والے جماعت کو دیتا چلا جائے۔ اور وہ فرشتوں کی دعاؤں کے بھی وارث ہوں کہ اللہ تعالیٰ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس جیسے اور پیدا کرتا چلا جائے۔

پس مالی قربانی کرنے والے ہر جگہ سے دعائیں لے رہے ہوتے ہیں۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے اور جنت کے وارث بن رہے ہوتے ہیں۔ اللہ کرے کہ جماعت میں ایسے لوگوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بے شمار جگہ مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس کے چند نمونے میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو‘‘۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ۔ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ)۔ یعنی اللہ کی راہ میں قربانی کرو چاہے آدھی کھجور کے برابر ہی کرو۔

پس یہ جو وقف جدید کا چندہ ہے اس میں تو ایسی کوئی شرط نہیں ہے کہ ضرور اتنی رقم ہونی چاہئے۔ غریب سے غریب بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے سکتا ہے۔ جب مالی قربانی کریں گے تو پھر دعائیں بھی لے رہے ہوں گے۔ فرشتوں کی دعائیں بھی لے رہے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس قربانی کی وجہ سے حالات بہتر فرمائے گا۔ پس ہر احمدی کو مالی قربانی کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے۔ نومبائعین کو بھی اس میں شامل ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کو جو .... اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اصلاح کے لئے بھیجا ہے تو اپنے نفس کی اصلاح کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ مالی قربانی کی جائے، اس میں ضرور شامل ہوا جائے۔

پھر اس پیغام کو پہنچانے کے لئے مالی اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے نومبائعین کو بھی شروع میں ہی عادت ڈالنی چاہئے۔ اپنے آپ کو اس طرح اگر عادت ڈال دی جائے تھوڑی قربانی دے کر وقف جدید میں شامل ہوں پھر عادت یہ بڑھتی چلی جائے گی اور مالی قربانیوں کی توفیق بھی بڑھتی چلی جائے گی۔

حضرت مصلح موعود جنہوں نے وقف جدید کی تحریک شروع فرمائی تھی ایک موقع پر فرمایا تھا کہ: ’’مجھے امید ہے کہ وقف جدید کی تحریک جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا‘‘۔

(الفضل 5/جنوری 1962ء)

پس جماعت کی انتظامیہ کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ تمام کمزوروں اور نئے آنے والوں کو بھی مالی قربانی کی اہمیت سے آگاہ کرے، ان پہ واضح کرے کہ کیا اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے ان کو آگاہی کرائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بارے میں جو ارشادات ہیں ان سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اگر نہیں کرتے تو پھر میرے نزدیک انتظامیہ بھی ذمہ دار ہے کہ وہ ان لوگوں کو

نیکیوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول سے محروم کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا اس جہاد سے پھر نفس کے جہاد کی بھی عادت پڑے گی، اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی، عبادتوں کی بھی عادت پڑے گی۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز عید پڑھائی آپ کھڑے ہوئے اور نماز کا آغاز کیا اور پھر لوگوں سے خطاب کیا۔ جب فارغ ہوگئے تو آپ منبر سے اترے اور عورتوں میں تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمائی۔ آپ اس وقت حضرت بلالؓ کے ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے تھے اور حضرت بلالؓ نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقات ڈالتی جا رہی تھیں۔

(بخاری کتاب العیدین باب موعظة الامام النساء یوم العید)

تو یہ تھیں اس زمانے کی عورتوں کی مثالیں۔ اس زمانے میں بھی، حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی ایسی عورتیں ہیں جو بے دریغ خرچ کرتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے بھی کئی مثالیں دی ہیں۔ خلافت ثالثہ میں بھی کئی مثالیں ہیں۔ خلافت رابعہ میں بھی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ اب بھی کئی عورتیں ہیں جو قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں، اپنے زیور اتار کر دے دیتی ہیں۔ تو جب تک عورتوں میں مالی قربانی کا احساس برقرار رہے گا اس وقت تک انشاء اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والی نسلیں بھی جماعت احمدیہ میں پیدا ہوتی رہیں گی۔

یہ جو میں بار بار زور دیتا ہوں کہ نومبائعین کو بھی مالی نظام کا حصہ بنائیں یہ اگلی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے بڑا ضروری ہے کہ جب اس طرح بڑی تعداد میں نومبائعین آئیں گے تو موجودہ قربانیاں کرنے والے کہیں اس تعداد میں گم ہی نہ ہو جائیں اور بجائے ان کی تربیت کرنے کے ان کے زیر اثر نہ آجائیں۔ اس لئے نومبائعین کو بہرحال قربانیوں کی عادت ڈالنی پڑے گی اور نومبائع صرف تین سال کے لئے ہے۔ تین سال کے بعد بہرحال اسے جماعت کا ایک حصہ بننا چاہئے۔ خاص طور پر نئی آنے والی عورتوں کی تربیت کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

پھر ایک روایت میں ہے عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا الشُّحّ یعنی بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 159 مطبوعہ بیروت)

پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں بخل کا بالکل سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بڑا ہی انذار ہے اس میں۔ پہلی قوموں کی ہلاکت اس لئے ہوئی تھی کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرانے احمدیوں کی بہت بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیوں کی اہمیت کو سمجھتی ہے لیکن اگر نئے آنے والوں کو اس کی عادت نہ ڈالی اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے لیت ولعل سے کام لیتے رہے تو پھر جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت خوفناک انذار فرمایا ہے۔ پس اس انعام کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ماننے کی جو توفیق دی ہے اس کا شکر بجا لائیں اور آپ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی کرنے سے کبھی دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس کا پیغام تو پھیلنا ہی ہے یہ تقدیر الٰہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ لیکن اگر تم نے کنجوسی کی تو اپنی کنجوسی کی وجہ سے تم لوگ ختم ہو جاؤ گے جس طرح کہ حدیث میں ذکر بھی ہے اور لوگ آجائیں گے۔ جیسا کہ فرمایا ہے (۔) (محمد: 39) اور جو کوئی بخل سے کام لے وہ اپنی جان کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے۔ پھر فرمایا (۔) (محمد: 39) کہ اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے آئے گا پھر وہ تمہاری طرح سستی کرنے والی نہیں ہوگی۔

پس یہ مالی قربانیاں کوئی معمولی چیز نہیں ہیں ان کی بڑی اہمیت ہے۔ ایمان مضبوط کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہونے کے لئے انتہائی ضروری چیز ہے۔ صحابہ کی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پھل لگائے جس کا روایات میں کثرت سے ذکر آتا ہے۔ شروع میں یہی صحابہ جو تھے بڑے غریب اور کمزور لوگ تھے، مزدوریاں کیا کرتے تھے۔ لیکن جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوئی مالی تحریک ہوتی تھی تو مزدوریاں کر کے اس میں چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ حسب توفیق بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کیا کرتے تھے تا کہ اللہ اور اس کے رسول کا قرب پانے والے بنیں، ان برکات سے فیضیاب ہونے والے ہوں جو مالی قربانیاں کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقدر کی ہیں، جن کے وعدے کئے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا وہاں مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر ایک مُد اناج وغیرہ ملتا تو اس میں سے صدقہ کرتا۔ تھوڑی سی بھی کوئی چیز ملتی تو صدقہ کرتا۔ اور اب ان کا یہ حال ہے انہی لوگوں کا جو سب مزدوری کرتے تھے۔ کہ ان میں سے بعض کے پاس ایک ایک لاکھ درہم یا دینار ہے۔

(بخاری کتاب الاجارۃ۔ باب من آجر نفسہ لیحمل علی ظہرہ ثم تصدق بہ......)

پس دیکھیں کہ ابتدائی حالت کیا تھی اور آخری حالت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان پر فضل فرمائے۔ ان کی قربانیوں کو کس طرح نوازا۔

چندوں کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''میں یقیناً جانتا ہوں کہ خسارہ کی حالت میں وہ لوگ ہیں جو ریاکاری کے موقعوں میں تو صد ہا روپیہ خرچ کریں۔ اور خدا کی راہ میں پیش و پس سوچیں۔ شرم کی بات ہے کہ کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر پھر اپنی خست اور بخل کو نہ چھوڑے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی مرتبہ صحابہ پر چندے لگائے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر رہے۔ سو مردانہ ہمت سے امداد کے لئے بلا توقف قدم اٹھانا چاہئے۔ جو ہمیں مدد دیتے ہیں آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 156)۔ پس خدا کی مدد دیکھنے کے لئے ہر ایک کو اپنی قربانیوں کے معیار بلند کرنے چاہئیں۔

پھر آپ نے فرمایا: ''تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اُس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 498-497 منقول از ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز اردو ستمبر 1903ء)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ”میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو مَیں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے۔ اور میں پھر جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم و برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں“۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

آج حضرت مسیح موعود کا یہ پیغام گاؤں گاؤں، قریہ قریہ، اس ملک میں بھی اور پاکستان میں بھی اس کے پھیلانے کا کام وقف جدید کے سپرد ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے مالی قربانی کا فعّال حصہ بننا چاہئے۔ چاہے نئے آنے والے ہیں یا پرانے احمدی ہیں۔ اگر مالی قربانیوں کی روح پیدا نہیں ہوتی تو ایمان کی جو مضبوطی ہے وہ پیدا نہیں ہوتی۔ کوئی یہ نہ دیکھے کہ معمولی توفیق ہے، غریب آدمی ہوں اس رقم سے کیا فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے جذبے اور خلوص سے دیئے ہوئے ایک پیسے کی بھی بڑی قدر ہوتی ہے۔ ایسے ہی یہ قربانی کا ذکر جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس طرح بھی محفوظ ہے۔

حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک معذور اور غریب آدمی تھے حضرت حافظ معین الدین صاحب کہ روایت میں آتا ہے ان کی طبیعت میں بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلے کی خدمت کے لئے قربانی کریں حالانکہ ان کی اپنی حالت یہ تھی کہ نہایت تنگی کے ساتھ گزارا کرتے تھے اور بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہیں کر سکتے تھے اور حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک پرانا خادم سمجھ کر لوگ محبت و اخلاص کے ساتھ کچھ نہ کچھ تحفہ وغیرہ ان کو دے دیا کرتے تھے۔ لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو ان کو اس طرح لوگوں کی طرف سے تحفہ کے طور پر ملتا تھا، کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے تھے، بلکہ اس کو سلسلے کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود کے حضور پیش کر دیا کرتے تھے۔ اور کبھی کوئی ایسی تحریک حضرت مسیح موعود کی طرف سے نہیں ہوئی جس میں انہوں نے حصہ نہ لیا ہو چاہے وہ ایک پیسہ ڈال کر حصہ لیتے۔ کیونکہ جو ذاتی حیثیت تھی اس حیثیت سے جو بھی وہ قربانی کرتے تھے یہ کوئی معمولی قربانی نہیں تھی چاہے وہ پیسے کی قربانی تھی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود نے بھی کئی دفعہ حافظ صاحب کی خدمتوں کا ذکر فرمایا ہے اور بعض دفعہ یہ بھی ہوتا تھا کہ حافظ صاحب بھوکے رہ کر بھی یہ خدمت کیا کرتے تھے۔

(رفقاء احمد۔ جلد 11 صفحہ 293)

پھر ایک اور دو بزرگوں کا نقشہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود نے خود فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:
”مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام دین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں۔ وہ تینوں غریب بھائی جو شاید تین آنے یا چار آنے روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندے میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا“۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 313-314)

جہاں یہ مثالیں غریب اور نئے آنے والے احمدیوں کو توجہ دلانے کے لئے ہیں وہاں جو اچھے کھاتے پیتے احمدی ہیں ان کے لئے بھی سوچ کا مقام ہے، ان کو بھی سوچنا چاہئے کہ وہ دیکھیں کہ کیا وہ جو مالی قربانی کر رہے ہیں کبھی انہیں یہ احساس ہوا کہ واقعی یہ قربانی ہے۔ غریب آدمی تو بیچارہ اپنا پیٹ کاٹ کر چندہ دیتا ہے لیکن امراء اس نسبت سے دیتے ہیں کہ نہیں۔ اور اگر چندہ دینے کے بعد بھی کبھی احساس نہیں پیدا ہوا کہ کسی قسم کی قربانی کی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان میں بہت گنجائش موجود ہے۔

جیسے مَیں نے بتایا کہ وقف جدید کی تحریک حضرت مصلح موعود نے شروع فرمائی تھی اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:
”مَیں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ دیں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندے میں حصہ نہ لے“۔

پس گزشتہ چند سالوں میں بھارت اور پاکستان میں، گو تھوڑی تعداد میں نئے آئے ہیں مگر افریقہ میں بڑی بھاری تعداد جماعت میں شامل ہوئی ہے۔ اگر آپ ان لوگوں کو جماعت کا فعال حصہ بنانا چاہتے ہیں اور وہ لوگ خود اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جماعت کا فعال حصہ بننا چاہتے ہیں تو پھر کوشش کر کے مالی قربانیوں میں حصہ ڈالیں اور اس کے لئے ابتداء میں وقف جدید میں ہی چاہے حصہ لیں۔ پھر آہستہ آہستہ دو تین سال میں جب عادت پڑ جائے گی تو باقی مالی نظام میں بھی شامل ہو جائیں گے اور یہ اس لئے ضروری ہے تاکہ ایمان میں بھی مضبوطی پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہو۔

پھر حضرت مصلح موعود کے ذہن میں جو منصوبہ تھا کہ اس تحریک سے کیا کیا کام لینے ہیں، کس طرح پھیلانا ہے، ایک موقع پر آپ نے اس کا ذکر فرمایا اور وہی پروگرام اب بھارت کو دیا گیا ہے۔ وقف جدید کے تحت اس وقت تقریباً پونے بارہ سو معلمین اور (۔) کام کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی بھی میرے نزدیک کافی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ: پس مَیں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اسی قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹے ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے۔

(الفضل 11 جنوری 1958ء)

پھر آپ نے فرمایا کہ:
”ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں اور وقف کے کام کرنے والے جو ہیں ان کی بھی ذمہ داریاں ہیں کہ ایسے مفید کام کریں کہ لوگ متاثر ہوں یہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں۔ اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔ پس جب تک ہم اس جال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے“۔ اگر یہ جال صحیح طرح پھیلا ہوا ہو تو ہم نومبائعین کو بڑی اچھی طرح سنبھال سکتے ہیں۔ ان کو قربانیوں کا احساس بھی دلا سکتے ہیں اور توجہ بھی دلا سکتے ہیں اور ان کو بڑی آسانی سے نظام کا حصہ بھی بنا سکتے ہیں۔ پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

پھر جہاں لوگ مالی قربانیاں دیں وہاں جو معلمین اور (۔) ہیں وہ اپنی پوری پوری استعدادوں کو استعمال کریں۔ یہاں ہندوستان میں بھی اور پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ تصور ہماری انتظامیہ کے ذہن میں بھی کئی جگہ پر آ گیا ہے۔ جماعتی عہدیداران کے اندر بھی موجود ہے کہ ہمارے، مربیان کی، معلمین کی جو تعداد ہے وہ کافی ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر بیت میں ہمارا مربی اور معلم

ہونا چاہئے۔اب اس کے لئے بہر حال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔تبھی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔

پھر جماعت کے افراد کو اپنی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔اپنے بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ ان کو اس کام کے لئے پیش کریں، وقف کریں۔اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے۔آئندہ سالوں میں انشاءاللہ واقفین نو بھی میدان عمل میں آجائیں گے لیکن جوان کی تعداد ہے وہ بھی یہ ضرورت پوری نہیں کر سکتے۔یہ کام وسیع طور پر ہمیں کرنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے آدمیوں کی ضرورت بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے والے مربیان اور معلمین ہمیں مہیا فرماتا رہے۔

اب میں کچھ مالی جائزے پیش کرتا ہوں جو گزشتہ سال وقف جدید کی مالی قربانیوں کے تھے۔کیونکہ ہم پاؤنڈوں میں Convert کرتے ہیں اور ساری دنیا کے چندے مختلف کرنسیوں میں ہوتے ہیں اس لئے ایک کرنسی بنانے کے لئے کرنسی سٹرلنگ پاؤنڈ میں رکھی جاتی ہے۔جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کی کل وصولی **21** لاکھ **42** ہزار پاؤنڈ ہوئی جو اللہ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت دولاکھ پاؤنڈ زائد ہے۔الحمدللہ۔اور شامل ہونے والوں کی تعداد **4** لاکھ **66** ہزار ہے۔میں نے بھارت کو ٹارگٹ دیا تھا اگر وہ کوشش کریں تو پانچ لاکھ شامل کر سکتے ہیں ابھی ان کی یہ کوشش جاری ہے لیکن ابھی تک اسے پورا نہیں کیا۔بہر حال اکیاون ہزار نئے مخلصین اس وقف جدید کی تحریک میں شامل ہوئے ہیں۔پاکستان، ہندوستان، کی تعداد زیادہ قابل ذکر ہے۔پھر جرمنی، کینیڈا، نائیجیریا وغیرہ ہیں۔نائیجیریا میں تحریک جدید میں بھی، وقف جدید میں بھی، مالی قربانیوں کی طرف کافی توجہ پیدا ہو رہی ہے اور ماشاءاللہ کافی آگے بڑھ رہے ہیں۔باقی افریقی ممالک کو بھی نیکیوں میں سبقت لے جانے کی روح کے تحت آگے بڑھنا چاہئے خاص طور پر غانا والے بھی اس طرف توجہ کریں۔اور اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ ہندوستان میں بھی گو کہ تعداد میں اضافہ ہوا ہے لیکن کافی گنجائش موجود ہے کیونکہ ان کی رپورٹ کے مطابق گو اس وقت جو وقف جدید کی تحریک میں جو شامل ہیں ان کی کل تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار ہے۔اور گو اس سال 28 ہزار کا اضافہ ہوا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں اگر ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور پوری طرح کوشش کی جائے تو یہ لاکھوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔بہر حال پوری دنیا اس کا بھی انتظار کر رہی ہوتی ہے اب دنیا بھر میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتوں کی رپورٹ یہ ہے۔اس میں امریکہ اول ہے پاکستان دوم اور برطانیہ تیسری پوزیشن پہ، جرمنی چوتھی پوزیشن پہ، کینیڈا پانچویں پہ۔ہندوستان چھٹی پہ، انڈونیشیا ساتویں پوزیشن پہ بلجیئم آٹھویں، آسٹریلیا نویں اور دسویں پہ سوئٹزرلینڈ۔آسٹریلیا نے بھی اس دفعہ کوشش کی ہے اپنی دسویں پوزیشن سے نویں پر آئے ہیں۔

پاکستان میں چندہ بالغان اور اطفال کا علیحدہ علیحدہ بھی موازنہ کیا جاتا ہے۔اس لحاظ سے بالغان میں اول لاہور، دوم کراچی اور سوئم ربوہ۔اور اس میں مجموعی ترتیب کے لحاظ سے جو پہلی دس پوزیشنیں ہیں سیالکوٹ، راولپنڈی، اسلام آباد، گوجرانوالہ، میرپور خاص، شیخوپورہ، فیصل آباد، سرگودھا، کوئٹہ اور نارووال اضلاع ہیں۔

پھر اسی طرح دفتر اطفال میں جو پہلی تین پوزیشنیں ہیں۔اول کراچی، دوئم لاہور، سوئم ربوہ۔اور اس میں بھی جو اضلاع کی پوزیشن یہ ہے اسلام آباد اول، پھر سیالکوٹ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، راولپنڈی، میرپور خاص، فیصل آباد، سرگودھا، نارووال، کوئٹہ۔تو یہ ہے ان کی وصولیوں کی کل پوزیشن۔

یکم جنوری **2006**ء سے وقف جدید کا نیا سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو چکا ہے۔آج اس کا اعلان بھی میں کر رہا ہوں۔یہ وقف جدید کا اُنچاسواں سال ہے۔اللہ تعالیٰ اس سال میں پہلے سے بڑھ کر ثمرات عطا فرمائے۔جماعت کے مالی قربانیوں کے معیار بھی بلند ہوں اور واقفین زندگی، مربیان، معلمین کے تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے معیار بھی بلند ہوں اور جماعت کے ہر فرد کو اپنی اہمیت اور ذمہ داری کا احساس بھی ہو اور ہم میں سے ہر ایک، ایک تڑپ کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا پیار سمیٹنے والا ہو اور اس کوشش میں رہے اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

آج خطبہ لیٹ شروع ہوا تھا۔باہر والے لوگ ایم ٹی اے کے انتظار میں بہت جلدی پریشان ہو جاتے ہیں یہاں کیونکہ بجلی کا مسئلہ رہتا ہے۔ایک جنریٹر انہوں نے لگایا تھا وہ خراب ہو گیا تو دوسرا لگایا گیا اس کی صحیح طاقت نہیں تھی۔اس وجہ سے ان کے سگنل صحیح نہیں جا رہے تھے اس لئے لیٹ ہوا۔کیونکہ لوگ مجھے لکھنا شروع کر دیتے ہیں شاید مجھے کچھ ہو گیا ہے۔تو یہ میری وجہ نہیں بلکہ بجلی کی خرابی کی وجہ ہے۔

طاہر انسٹیٹیوٹ کا تیار کردہ پوٹنٹائزر

طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ادویات ہاتھ سے تیار کی جاتی تھیں مثلاً اگر کسی دوائی کے مدر ٹنکچر سے 30 پوٹینسی بنانا مقصود ہوتی تو مختلف شیشیوں میں محلول کے ذریعے دوائی ڈالی جاتی، ہاتھوں سے جھٹکے دیئے جاتے اور پھر محنت شاقہ کے بعد دوائی تیار کی جاتی تھی۔دوسری طرف اگر دیکھا جائے تو ہومیو پیتھک ادویات بنانے والی بڑی بڑی کمپنیاں دوائی بنانے کیلئے آجکل جو مشینیں استعمال کرتی ہیں، بانی ہومیوپیتھی ڈاکٹر سیموئیل کرسچن ہانیمن کے بیان کردہ دوائی بنانے کے طریقہ سے بالکل مختلف اور الگ ہیں۔ان حالات میں طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ نے ایک ایسی مشین کی ضرورت محسوس کی جو نہ صرف محنت اور وقت کی بچت کرے بلکہ ڈاکٹر ہانیمن کے دوائی تیار کرنے کے طریقے کے عین مطابق ہو۔خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف مراحل کے بعد اب یہاں نئی ادویات تیار کرنے والا پوٹنٹائزر ڈیزائن کر لیا گیا ہے۔

اس کے ذریعے Centesimal سکیل پر ساڑھے چار منٹ میں 30 پوٹینسی، ستائیس منٹ میں 200 پوٹینسی اور دو گھنٹے بیس منٹ میں 1000 پوٹینسی کی دوائیاں تیار کی جاسکتی ہیں اور اسی طرح ایک لاکھ پوٹینسی تک بھی دوا تیار کی جاسکتی ہے اس پر پوٹینسی کی کاؤنٹنگ کے لئے ایک میٹر بھی نسب ہے جو ساتھ ساتھ پوٹینسی کی تعداد بھی بتاتا ہے۔

یہ پوٹینٹائزر ایک مخلص احمدی دوست مکرم مہر دین صاحب (ریف انٹینا ریلوے روڈ ربوہ) نے چھ ماہ کی دن رات کی محنت سے تیار کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزا عطاء فرمائے۔آمین۔

ماضی میں ڈاکٹر جیمز ٹائیلر کینٹ (1916ء - 1849ء) کے زمانے میں ادویات بنانے کے لئے پوٹنٹائزر کا استعمال شروع ہو چکا تھا اور ایک معروف پوٹنٹائزر کینٹ کے نام سے ہی مشہور تھا اگرچہ یہ واضح نہیں کہ وہ کینٹ نے خود ڈیزائن کیا تھا یا نہیں۔

کینٹ نے اس کے بارے میں خود تو کچھ نہیں لکھا لیکن اس کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ پیش خدمت ہیں۔

کینٹ پوٹنٹائزر ایک موٹر کے ذریعہ چلتا تھا جو ایک محور کو چلاتا تھا محور ایک ورم گیئر اور دو حصوں والی کیم (Cam) کے ساتھ جڑا ہوا تھا جو پہلے درست زاویوں پر محور کو چلاتا تھی یہ محور ابھری ہوئی کیم کے ساتھ اور کھلی کیم سے جڑا ہوا تھا۔

1۔ٹیوب میں بھری ہوئی دوا کو دس جھٹکے اس طرح لگتے تھے کہ ٹیکیاں جو پوٹنٹائزر ٹیوبز میں سختی سے لگائی گئی تھیں
بیکالائیٹ پلیٹ کے ساتھ لگی تھی اوپر ہوتی اور پھر پلیٹ
پانی کی مقدار کی پیمائش کا طریقہ کار مہیا کرتی تھیں۔

نیچے ہوتی۔یہ پوٹنٹائزر ٹیوبز کے پیچھے لگے ہوئے دو سپرنگوں سے نیچے ہوتی تھی۔

2۔دس بار اوپر نیچے ہونے کے بعد ابھری ہوئی کیم دوسری کیم والی پلیٹ کو اوپر اٹھا لیتی تھی۔

3۔اس موقع پر کھلنے والی کیم چمڑے کے پیڈوں والے بازوؤں کو نیچے دھکیل دیتی تھی جو ٹیوبز کے ساتھ لگ جاتے تھے اس طرح ٹیوبوں کے پیندے کھل جاتے۔

4۔ٹیوب سے تمام محلول بہہ نکلتا اور ایک حصہ پیچھے رہ جاتا تھا۔

5۔کھلنے والی کیم چمڑے والی سیل کو بند حالت میں کر دیتی تھی۔

6۔اور ٹیوبیں پانی سے بھر جاتیں۔

7۔ابھری ہوئی کیم پلیٹ کو نیچے کر دیتی اور چکر دوبارہ چلتا بچا رہنے والا ایک حصہ ہی وہ مواد ہوتا جس سے ٹیوبز بھری تھیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ذیلی تنظیموں سے درخواست

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کی عظمت اور عالمگیر ذمہ داریوں کے پیش نظر جماعت کی تینوں ذیلی تنظیموں کو تحریک جدید کے ساتھ موثر تعاون کرنے کی ہدایت فرمائی ہے آپ کے ارشاد کا ایک فقرہ درج ذیل ہے۔فرمایا:-

لجنہ اماء اللہ الگ جلسے کریں انصار الگ جلسے کریں خدام الاحمدیہ الگ جلسے کریں اور تحریک جدید کے مطالبات اور اس کے اصول کو پھر تازہ کیا جائے‘‘

(مطالبات صفحہ 177)

امید ہے ہر جماعت میں ذیلی تنظیمیں اس پر عمل پیرا ہوں گی ۔تاہم اعلان سال نو پر چار ماہ گزر جانے پر ذیلی تنظیموں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مساعی کا جائزہ لیں اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو بقیہ آٹھ ماہ کے عرصہ میں اس کمی کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش فرمائیں ۔اللہ تعالیٰ سب کی کوششوں کو بار آور کرے اور کوشش کرنے والوں کو حسنات دارین سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد ظفر اللہ خان ناصر صاحب سابق زعیم مجلس انصار اللہ دودہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار چچا زاد بھائی مکرم اعجاز احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ دودہ بعمر 60 سال مورخہ 10 مارچ 2006ء کو بقضائے الٰہی شیخ زاید ہسپتال لاہور میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے ۔آپ مکرم میاں غلام احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کے بیٹے اور مکرم حکیم ریاض احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کے چھوٹے بھائی تھے ۔آپ نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم عرفان اعجاز صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دودہ، مکرم رضوان اعجاز صاحب سیکرٹری وصایا، مکرم لقمان اعجاز صاحب سیکرٹری وقف نو اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں ۔مکرم حکیم سلطان احمد صاحب مرحوم سابق امام الصلوٰۃ دودہ آپ کے چچا اور خسر تھے۔ آپ کا جنازہ مکرم نیر الاسلام صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور اسی روز مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم وقار احمد خان صاحب صدر دار القضاء بورڈ ربوہ پاکستان نے دعا کروائی آپ کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد غیر از جماعت نے شرکت کی ۔آپ سادہ طبیعت ،حد درجہ مخلص مہمان نواز و ملنسار اور فدائی احمدی تھے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔آمین

یوم اظہار تشکر

مکرم نذر محمد نذیر صاحب گولیکی دار الشکر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری سعید احمد صاحب ریٹائرڈ (صوبیدار میجر) آف گولیکی حال واہ چھاؤنی مورخہ 21 مارچ 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔ بہت سے احباب ربوہ اور بیرون ربوہ نے زبان اور بذریعہ ٹیلی فون ازراہ ہمدردی اظہار تعزیت کیا۔خاکسار تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے ۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شکیل احمد قریشی صاحب محلّہ دار العلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی خوشدامنہ مکرمہ محمودہ ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم ضیاء الدین حمید صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال مورخہ 7 مارچ 2006ء کو بعمر 70 سال حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں ۔ مرحومہ نے پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے پسماندگان میں چھوڑے ہیں ۔مرحومہ تہجد گزار تھیں، صدقہ وخیرات ہمیشہ دیتی رہتی تھیں بہت سے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا اور دار العلوم شرقی ربوہ کی دس سال سے زائد صدر لجنہ رہیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں ۔لیکن تدفین جرمنی میں ہوئی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔آمین

ولادت

مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید دار الرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری سب سے چھوٹی بیٹی مکرمہ نوید سحر صاحبہ اہلیہ مکرم کامران احمد مبین صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے 12۔اکتوبر 2005ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام صباحہ کامران عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم چوہدری مقبول احمد وڑائچ صاحب مرحوم آف گجرات کی پوتی ہے احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت ، درازی عمر ، والدین کیلئے قرۃ العین اور خادمہ دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب آمین

☆ مکرمہ امتہ النور ساجدہ صاحبہ اہلیہ مکرم مظہر احمد چیمہ صاحب دار العلوم غربی ربوہ حلقہ خلیل تحریر کرتی ہیں کہ میری بیٹی امتہ الوکیل ماہا نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے۔ بچی وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ بچی کی تقریب آمین مورخہ 18 مارچ کو ہوئی جس میں قاری محمد عاشق صاحب نے بچی سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔ خاکسارہ نے بچی کو ابتدائی قاعدہ عربی تلفظ کے ساتھ پڑھایا اور بچی نے محض خدا کے فضل سے قرآن پاک میری نگرانی میں خود پڑھا۔قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو قرآن پاک ذوق وشوق سے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور خاکسارہ کو صحت اور بچوں کی نیک تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

☆ مکرم عبد المنعم کڑک صاحب صدر حلقہ لاہور چھاؤنی (جنوبی) تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ زینب حسن صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمود الحسن صاحب I.C.S سابق امیر جماعت ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) مورخہ 5 مارچ 2006ء کو بعمر 92 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد انڈیا کی صاحبزادی تھیں۔آپ کا جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھایا تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔ مرحومہ نہایت دعا گو سلسلہ کی فدائی تھیں۔ بیماری کے آخری ایام تک باقاعدہ تہجد اور پنجگانہ نمازوں کی بروقت ادائیگی پر قائم رہیں۔ مرحومہ جائیداد 1/3حصہ کی موصیہ تھیں ۔احباب سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

نکاح

مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب دار الفضل شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بیٹے مکرم فضل اللہ منصور احمد صاحب کارکن نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ فائزہ مدثرہ صاحبہ بنت ٹھیکیدار محمد صدیق صاحب آف دار الرحمت شرقی (ب) بعوض چالیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 14 مارچ 2006ء کو مکرم شفیق الرحمٰن صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے بیت راجیکی میں پڑھایا۔ مکرم فضل اللہ منصور احمد صاحب مکرم منظور احمد سعید صاحب مرحوم کالج والے آف ککھا نوالی منزل دار الصدر غربی لطیف ربوہ کے سب سے بڑے پوتے اور حضرت صوفی علی محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ومبارک فرمائے ۔آمین

ولادت

مکرم منشاد احمد صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تہمینہ منشاد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت والی لمبی عمر دے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ جات اور بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع کراچی کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

تحریک وصیت عطیہ چشم میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے نفیس زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-5594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
فون: 047-6211538
کیپسول روح شباب
مردانہ طاقت کی بے مثال دوا
قائم شدہ 1958ء
تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے
اور کمزور اعصاب میں برقی رو دوڑ جاتی ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

اعلان داخلہ

یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ انگلش میڈیم میں داخلہ کا شیڈیول درج ذیل ہوگا۔
(1) مونٹیسوری KG2+KG1 پریپ اور ون کلاس میں داخلہ یکم مارچ سے شروع ہیں جو نشستوں کے پر ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔ (2) داخلہ کیلئے ابتدائی عمر 31 مارچ تک $3\frac{1}{2}$ تا $4\frac{1}{2}$ سال ہونی چاہئے (3) کلاس Two تا کلاس 8th ہر کلاس میں صرف 20 طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا۔ (4) داخلہ صرف ٹیسٹ میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو دیا جائے گا۔ (5) ٹیسٹ سابقہ کلاس کے مضامین انگلش، ریاضی اور سائنس کا لیا جائے گا۔
داخلہ فارم اور پراسپکٹس ادارہ کے آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
نیز ادارہ میں کوالیفائیڈ ٹیچرز کی ضرورت ہے۔
تعلیمی قابلیت کم از کم گریجویٹ تنخواہ -/2490 روپے
کمپیوٹرائزڈ یونیق سکالرز اکیڈمی 61-62 بلاک پارک روڈ

خبریں
قومی اخبارات سے

بلوچستان کا مسئلہ وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ بلوچستان کا مسئلہ مذاکرات سے حل کرنا چاہتے ہیں۔صوبہ میں حکومتی عملداری بہرحال قائم رکھی جائے گی اور کسی کو ریاست کے اندر ریاست بنانے نہیں دینگے۔ بے گناہ شہریوں کو مارنے والے کون ہیں؟ انہیں بم کہاں سے مل رہے ہیں؟

پاک افغان تعلقات وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاک افغان تعلقات خراب کرنے کی کوشش ناکام بنا دینگے۔ چمن سرحد پر 16 پاکستانیوں کی ہلاکت کا واقعہ افسوسناک ہے افغانستان سے اچھے تعلقات چاہتے ہیں۔

یورو بانڈ جاری کئے جائیں گے وزیراعظم کے مشیر برائے خزانہ سید سلیمان شاہ نے کہا ہے کہ بیروزگاری کے خاتمہ اور ترقیاتی منصوبوں کیلئے حکومت دس اور تیس سال کی مدت کیلئے 80 کروڑ ڈالر کے یورو بانڈ جاری کریگی۔حکومت کو بیرون ملک سے 2۔ ارب ڈالر سرمایہ کاری کی پیشکش ہوئی مگر ہم نے بانڈز کی فروخت سے 8 سوملین قرضہ لینے کا فیصلہ کیا، ہر 6 ماہ بعد 10 سال کے خریدار کو 7.125 اور سات سال والے کو 7.87 فیصد منافع ملے گا۔

ربوہ کی ٹیم نے آل پاکستان فٹ بال ٹورنامنٹ جیت لیا مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی فٹ بال ٹیم نے آل پاکستان فٹ بال ٹورنامنٹ جو نیشنل ٹریننگ اینڈ کوچنگ سنٹر کراچی میں کھیلا گیا۔لاہور کی ٹیم کو سخت مقابلے کے بعد 0-1 سے شکست دے کر آل پاکستان فٹ بال ٹورنامنٹ جیت لیا۔

قبائلیوں کی ڈیرہ بگٹی واپسی تیرہ سال قبل ڈیرہ بگٹی سے نکالے گئے 1500 قبائل واپس ڈیرہ بگٹی پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ قافلے پر شرپسندوں نے راکٹ حملہ کر کے سیکیورٹی فورسز کے ایک اہلکار کو جاں بحق کر دیا جبکہ جوابی کارروائی میں 2 شرپسند ہلاک کر دیئے گئے۔ڈیرہ بگٹی پہنچنے پر قافلہ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

وزیراعلیٰ بلوچستان کے گھر بم دھماکہ بیلہ میں بلوچستان کے وزیراعلیٰ جام محمد یوسف کے گھر کے باہر بم دھماکہ ہوا۔بم وزیراعلیٰ کے گھر کی دیوار کے ساتھ نصب کیا گیا تھا۔جس سے عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔ اہلخانہ محفوظ رہے۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ قریبی عمارتوں کے شیشے بھی ٹوٹ گئے۔

جوہری ہتھیاروں کے تجربے عالمی جوہری ادارے کے سربراہ البرادوی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت جوہری ہتھیاروں کے مزید تجربے نہ کریں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔مارچ

طلوع فجر	4:38
طلوع آفتاب	6:01
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	6:27

ماشاءاللہ روم کولرز
طالب دعا: محمود
AC کا نعم البدل فین بلور اور ڈکٹ والے کولر انرجی سیور موٹر کے ساتھ مختلف سائزوں میں دستیاب ہیں۔نیز پرانے کولر کی ریپرنگ کروائیں۔خوشبو دار خس بھی دستیاب ہے۔
B-1-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649

میاں غلام مرتضیٰ محمود

ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز گولبازار ربوہ
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم بھوکی قوت 049-4423173 ربوہ 047-6214510

فون آفس: 047-6215857
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
گجر پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

ربوہ اور لاہور کے احمدی احباب کیلئے نئی مہران AC/CNG کار
کلومیٹر کرایہ صرف۔/600 روپے علاوہ CNG
اور فول پلاہ گھر سے گھر تک پک اینڈ ڈراپ
الفرقان رینٹ اے کار
0333-4865393
فون: 042-7595739-0300-4284508

24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
بلڈ پریشر، بلڈ شوگر، بچوں کے جملہ امراض
نیز سرجری (ہر قسم کے آپریشن) الٹراساؤنڈ کیلئے
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون: 047-6213944-6214499

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔فریزر۔واشنگ مشین
T.V۔گیزر۔ائرکنڈیشنر
سپلیٹ۔ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:ucpak@hotmail.com

ڈیلر:۔فریج، ائیرکنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
ہم آپ کے منتظر ہونگے
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

پلاٹ، کوٹھیاں، رقبہ جات، لاہور، گوادر وغیرہ۔
علی اسٹیٹ
ALi EXPORT & IMPORT
SHAHKAR TRADERS.
HEAD OFFICE:459-G4,
JOHAR TOWN.LAHORE
TEL:92-42-5028290-91-5302046
E-mail:alishahkar5@yahoo.com
پروپرائٹر: چوہدری محمود احمد
0300-4358976-0301-4025121

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA
Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed

MINI MOTORS 5873197 5712119
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
L.G-Samsung Sony Projtection Plasma T.V 43" 44" 54"
بازار سے شرطیہ کم قیمت پر حاصل کریں
الیکٹرونکس اور گیس اپلائنسز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
نئی خوبصورت پائیدار راوی موٹر سائیکل نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہیں۔
سپلیٹ ائیرکنڈیشنرز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
طالب دعا: حضور والے ساجد (ساجد جنرل سیلز مینیجر PEL)
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
ایڈریس C1/26/2 نزد خوشیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

CPL-29FD